آنحضرت ﷺ نے عفو ودرگزر کے شاندار نمونے اسوۂ حسنہ کے طور پر قائم فرمائے ہیں۔

کسی بھی مجرم اور گنہگار کو سزا دینے کا بنیادی مقصد اس کی اصلاح اور اخلاقی بہتری ہے

امور عامہ اور قضاء کو بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا نظام پیدا کر سکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 جنوری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الشوریٰ آیت 41 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ اس طرح ہے کہ بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم میں کسی غلط حرکت کرنے والے یا نقصان پہنچانے والے سے ایسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے جو اس کی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ دین میں سزا کا تصور ضرور ہے لیکن ساتھ معافی اور درگزر کا بھی حکم ہے۔ اس آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ بدی اور برائی کرنے والے کو سزا دو لیکن اس سزا کے پیچھے بھی یہ محرک ہونا چاہئے کہ اس سزا سے جرم کرنے والے کی اصلاح ہو اور اگر مجرم کی حالت سے تم یہ دیکھو کہ اس مجرم کی اصلاح معاف کرنے سے ہو سکتی ہے تو معاف کر دو اور یہ معاف کرنا بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا وارث بنائے گا۔ اور آخر پر اس آیت میں فرمایا کہ اگر سزا میں حد سے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ بہر حال یہ بنیادی اصول سزا اور اصلاح کرنے کا ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ پس کسی بھی مجرم کو سزا دینے کا بنیادی مقصد اصلاح اور اخلاقی بہتری ہے اس لئے صرف سزا پر ہی زور نہ دو بلکہ اصلاح پر زور دو۔ اور اگر مجرم کو سزا دینی ضروری ہے تو سزا جرم کی مناسبت سے ہو ورنہ اگر جرم سے زیادہ سزا ہے تو یہ ظلم اور زیادتی ہے جس کو کہ خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق میں پہلے مذہبوں کی طرح افراط اور تفریط نہیں ہے۔ اس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمیں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ مجرم کی اصلاح ہو گئی تو اپنے انتہائی ظالم دشمن کو بھی معاف فرما دیا۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا لیکن جہاں اصلاح کے لئے سزا کی ضرورت تھی وہاں آپؐ نے سزا بھی دی تو اصل مقصد یہ ہے کہ تم نے اصلاح کرنی ہے، نہ کہ انتقام لینا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سزا اور معافی کا فلسفہ اور روح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بدی کی جزاء اسی قدر ہے جس قدر بدی کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ بخش دے اور ایسے موقع پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو، کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو، یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔ یعنی بخشنے والا اللہ کے ہاں اجر پائے گا۔ فرماتے ہیں کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں ہے کہ ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے، بعض جگہ شر کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقع سزا دینے کا ہے یا گناہ بخشنے کا۔ پس جو مجرم اور معاشرہ کے لئے فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سزا کے فیصلے کے وقت یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ اس کا معاشرے پر مجموعی طور پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سزا دینے اور معاف کرنے میں یہ بات مدنظر ہونی چاہئے کہ سزا یا معافی سے معاشرہ کیا اثر لیتا ہے۔ اگر معافیاں مجرموں کو دلیر کر رہی ہیں تو پھر سزا دینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ دین حق یہ کہتا ہے کہ جب تم ایک دفعہ معاف کر دو تو پھر کینوں اور بغضوں کو بھی دل سے نکال دو۔ حضور انور نے اس بارہ میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ پیش فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعتی عہدیداروں اور نظام کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض کے خلاف جو فیصلے ہوتے ہیں یا سفارش مجھے آتی ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ انتقام کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ ضرور بعض دفعہ ہوتا ہے کہ سفارش کرنے والے کا طبعاً رجحان سختی کی طرف ہوتا ہے اور بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ نرمی اور معافی کا رجحان رکھتے ہیں جس سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس نہ سزا دینا پسندیدہ ہے نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اصلاح مقصد ہو اور اس کے لئے متعلقہ محکموں کو چاہئے کہ کوشش کریں، چاہے وہ امور عامہ ہو یا دارالقضاء۔ کہ بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ وہ حقیقی نظام اور حالات ہم جماعت میں پیدا کر سکیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ فرمایا ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، جب یہ ہو گا تبھی اصلاح ہو گی۔ پس ان چیزوں کو ہمیں سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ ہم نے اصلاح کرنی ہے اور برائیوں سے روکنا ہے۔ معاشرے میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے سزا، اصلاح اور معاف کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے مزید اقتباسات پیش فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم بلال محمود صاحب ابن مکرم ممتاز احمد سندھی صاحب مرحوم دارالیمن غربی شکر ربوہ کی راہ مولیٰ میں قربانی پر مرحوم کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔